Name: Kaushar Jahan
Topic: Ehsan Danish: Hayat Aur Khidmaat
Supervisor: Dr. Sarwarul Hoda
Department of Urdu
Jamia Millia Islamia, New Delhi-110025

اردو ادب میں شاعر مزدور کے نام سے معروف احسان دانش نے مزدوروں کی زندگی کی مشکلات و مصائب کو بہت قریب سے دیکھا تھا اور شاعری خصوصاً نظم کو اپنے تجربات و احساسات کا وسیلۂ اظہار بنایا۔ ان کی وہ نظمیں جو مزدوروں کے مسائل سے تعلق رکھتی ہیں ان کے ذاتی تجربات، سچے واقعات اور مشاہدات پر مبنی ہیں۔ وہ عام فہم اور سادہ زبان کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ احسان دانش کا اسلوب بیانیہ ہے۔ ان کے یہاں زبان و اسلوب کے اعتبار سے واضح تبدیلی ہوئی ہے۔ ان کی بعد کی نظمیں زیادہ خوبصورت، مترنم اور غنائی ہیں۔ ان کی شاعری میں صداقت، اصلیت، اور فطرت کی عکاسی بدرجہ اتم موجود ہیں۔ احسان دانش براہ راست ترقی پسند تحریک سے وابستہ نہیں رہے اس کے باوجود ترقی پسند عناصر ان کی نظموں اور غزلوں میں دانستہ یا غیر دانستہ طور پر موجود ہیں۔

غزلوں میں احسان دانش نے ان تمام موضوعات کو باندھا ہے جو ہماری کلاسیکی روایت رہی ہیں۔ ان کی غزلوں پر میر، غالب، مومن، درد اور اقبال وغیرہ کا اثر آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ مگر یہ اثر ان کی ابتدائی غزلوں پر زیادہ ہے بعد میں ان کا اپنا رنگ واضح ہونے لگا ہے۔ ان کے یہاں پامال مضامین اور سوقیانہ الفاظ سے پہلوتہی کا جذبہ ابھرتا ہے۔ احسان دانش کے یہاں غزل اپنی تمام رعنائیوں، نزاکتوں اور لطافتوں کو سمیٹ کر ایک خاص کیفیت کی ترجمانی کرتی ہے۔

احسان دانش نے ایک کتاب 'دیوان غالب مع شرح وسوانح' لکھی ہے۔ یہ کتاب کلام غالب کی شرح ہے۔ احسان دانش کی تشریح کا انداز روایتی ہے۔ وہ اشعار کی شرح کرتے ہوئے ان کے محاسن و معائب پر تبصرہ نہیں کرتے ہیں۔ احسان دانش کا انداز شرح شگفتہ ہے، وہ آسان اور عام فہم زبان میں اشعار کی تشریح کرتے ہیں اور اکثر جگہ کم سے کم الفاظ میں اشعار کے مطالب بیان کر دیتے ہیں۔ احسان دانش کے

یہاں شرح کی جامع اور عمدہ مثالیں موجود ہیں۔ 'دیوان غالب مع شرح وسوانح' احسان دانش کی اہم تالیف اور غالبیات میں ایک اہم اضافہ ہے۔ 'مومن: حیات وشاعری' احسان دانش کی تنقیدی صلاحیت کا ایک قابل قدر نمونہ ہے۔ یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے 'حیات' اور 'شاعری'۔ احسان دانش نے مومن کی خوبیوں پر نظر رکھی ہے اور خامیوں کو نظرانداز کر دیا ہے۔

احسان دانش نے اپنی سوانح عمری دو حصوں 'جہان دانش' اور ''جہان دگر' کے نام سے لکھی۔ 'جہان دانش' میں ان کے بچپن اور جوانی کے تمام حالات اور ادبی اور معاشی زندگی کے زیر و بم کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔ 'جہان دگر' میں انھوں نے پاکستانی معاشرے اور پاکستانی سیاست پر تبصرہ کیا ہے۔ مختصراً 'جہان دانش' اور 'جہان دگر' مختلف انسانوں کی البم ہے۔ زبان عام فہم اور رواں ہے جو قاری کو گرفت میں لیے رکھتی ہے۔ احسان دانش کی خودنوشت میں بھی شاعرانہ انداز ملتا ہے۔

احسان دانش نے نظم، غزل، رباعی، قطعہ، مرثیہ، خودنوشت، شرح، تنقید اور چند دیگر موضوعات پر بھی طبع آزمائی کی ہے۔ اس کے باوجود اردو ادب میں ان کو وہ مرتبہ حاصل نہیں ہے جن کے وہ حقدار تھے۔ انھوں نے 'دیوان غالب مع شرح وسوانح'، 'مومن: حیات وشاعری'، 'جہان دانش'، 'جہان دگر'، 'روشنیاں'، 'طبقات'، 'دستور اردو'، 'تذکیر وتانیث' وغیرہ بھی لکھی (اگرچہ ان میں بعض کتابیں دستیاب نہیں ہیں)۔ مگر انھیں صرف نظموں اور اس میں بھی مزدوروں کے مسائل پر لکھی گئی نظموں کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے جو کہ مناسب نہیں ہے۔ انھیں صرف مزدوروں کا شاعر کہہ کر ٹالا نہیں جا سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی تصانیف کو از سرے نو پڑھا جائے اور اردو ادب میں ان کے مرتبہ کا تعین کیا جائے۔ یہ مقالہ احسان دانش کی تعین قدر کی کوشش ہے۔

☆☆☆